قرآنی حقائق بیان کرنے والا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

الفرقان

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

جون ۱۹۷۱

مجاھد گیمبیا ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں

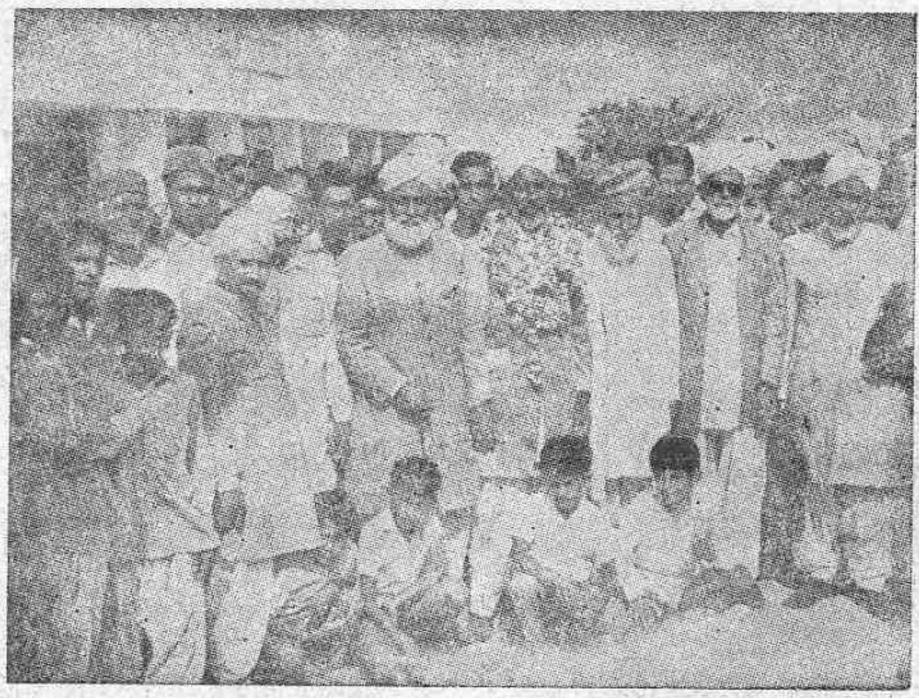

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل
جنکی ساری عمر ھی خدمت دین میں گزری ہے گذشتہ دنوں پھر ارشاد امام ایدہ اللہ بنصرہ کی تعمیل میں مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں اعلاء کلمہ اسلام کے لئے تشریف لے گئے - ربوہ ریلوے سٹیشن پر یہ ان کے الوداع کا منظر ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲۱ شمارہ ۵ | ماہنامہ **الفرقان** ربوہ — جون ۱۹۷۱ء | ربیع الثانی ۱۳۹۱ ہجری شمسی — احسان ۱۳۵۰ ہجری قمری

مجلّہ الفرقان

تبلیغی اور تعلیمی ماہنامہ ہے

قواعد

۱۔ سالانہ چندہ پاکستان :- سات روپے
۲۔ بیرون پاکستان (بحری ڈاک):- ایک پونڈ
۳۔ " " (ہوائی ڈاک):- دو پونڈ
۴۔ فی نسخہ قیمت :- ستر پیسے
۵۔ تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پندرہ تاریخ
۶۔ اگر خریدار کی طرف سے مقررہ تاریخ کے دس دن بعد تک رسالہ نہ ملنے کی اطلاع آجائے تو رسالہ دوبارہ بھجوا دیا جاتا ہے اس کے بعد قیمتاً لینا پڑے گا۔
۷۔ مضامین ایڈیٹر کے نام بھجوائیں اور رقوم مینیجر کے نام۔

الفہرست

● غلبۂ اسلام اور اسکے ورثی ذرائع — ایڈیٹر — صـ۲
● احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے (نظم) جناب چوہدری شبیر احمد صاحب — صـ۱۱
● آسمانی خبریں (الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مرسلہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب — صـ۱۲
● فِیْ اَهَمِّیَّةِ الْخِلَافَةِ (عربی نظم) — جناب پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی — صـ۱۳
● اسلام کی اشاعت حربی تدبیر کی مرہونِ منت نہیں — جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل — صـ۱۴
● البیان — سورۃ المائدہ کے دو رکوع کا ترجمہ و تفسیر ابوالعطاء — صـ۱۷
● میری زندگی کی چند منتشر یادیں — ابوالعطاء — صـ۲۵
● خلافت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے (نظم) — جناب سید ادریس احمد صاحب عاجز عظیم آبادی — صـ۲۷
● شذرات — ایڈیٹر — صـ۲۸
● جرمنی میں کلیساؤں کی حالت۔ ترجمہ جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق — صـ۳۳
● "Awake" رسالہ کا اصل انگریزی مضمون (ماخوذ) — صـ۳۷ تا ۴۰

ضروری اطلاع

خریدار احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الفرقان کا ماہ جولائی اور ماہ اگست کا نمبر کافی حجم کے ساتھ اکٹھا شائع ہوگا۔ یہ رسالہ ۱۵ اراگست کو شائع ہوگا اسلئے ماہ جولائی کا رسالہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ضیاء الاسلام پریس - ربوہ

إداریۃ

غلبۂ اِسلام

اور

اس کے دس ذرائع

ذیل کا مختصر مفید مقالہ (مع اضافہ) اُس بیان کا متن ہے جو مورخہ ۵ جون ۱۹۷۱ء کو خاکسار نے سرگودھا میں دعوتِ چائے کے اُس اجتماع میں پڑھا جو فضل عمر احمدیہ کالجیئیٹ ایسوسی ایشن سرگودھا کے زیر اہتمام منعقد ہوا اور جس میں معززینِ شہر اور اہلِ علم کی معقول تعداد شامل تھی۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے صدارت کے فرائض انجام دیئے —— (ابوالعطاء)

جنابِ صدر و معزز سامعین! ہمارے نوجوان عزیزوں نے آج کے اِس موقعہ کے لئے کتنا پیارا، کیسا دلکش اور مرغوبِ خاطر عنوان تجویز کیا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے غلبۂ اسلام کا تصور نہایت ولولہ انگیز ہے۔ اس کے ذرائع کا جاننا بھی اس کے دل کی تمنا ہے تا وہ مقدور بھر خود بھی ان ذرائع کو اختیار کر سکے، تا وہ بابرکت دَور جلد آئے جسے غلبۂ اسلام کا آخری دَور کہتے ہیں۔

حضرات! قرآن مجید نے خود غلبۂ اسلام کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے پڑھی ہے قرآن مجید میں تین موقعوں پر آئی ہے۔ التوبہ، الصف اور الفتح میں۔ آیت یوں ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ
عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول ؐ کو کامل ہدایت اور دینِ حق دیکر بھیجا ہے تا اللہ تعالیٰ اسے تمام ادیان پر غالب ثابت کرے۔

اسلام عالمگیر دین ہے، ساری قوموں اور ساری نسلوں کے لئے ہے۔ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لیکر آتے تھے۔ سب سے پہلے رسول ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ کہ آپ اعلان

کردیں کہ اے انسانو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَ بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً۔ کہ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہُوا کرتے تھے مگر مَیں سب قوموں کی طرف مبعوث ہُوا ہوں۔ آپؐ نے ساری قوموں کو دعوتِ اسلام دی اور سب کو پیغامِ حق پہنچایا۔

اسلام ایک جامع اور کامل شریعت ہے۔

اب غلبۂ اسلام کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

(۱) اسلام بلحاظ اپنی حقانیت و جامعیت اور بلحاظ ذاتی حسن و جمال کے سب دینوں پر غالب ہو۔ یہ روزِ اوّل سے ہوچکا اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ کوئی مانے یا نہ مانے سورج کا طلوع ہوچکا ہے اندھی آنکھ اگر نہ دیکھے تو ع چشمۂ آفتاب را چہ گناہ!

(۲) اسلام کو اس کے دلائل اور براہین کی رُو سے تمام مذہبوں کے مقابلہ پر غالب ثابت کیا جائے، اس کی روحانی قوت کا مقابلہ میں غلبہ ثابت ہو۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب عملاً مقابلۂ مذاہب ہو اور اسلام کے دلائل و براہین کا غلبہ نمایاں طور پر نظر آجائے۔ ظاہر ہے کہ یہ غلبہ تبلیغ کے ذریعہ پیغامِ اسلام پہنچانے کے بعد ہی پوری طرح ظہور پذیر ہوسکتا ہے۔

یہ غلبہ ایسے زمانہ میں ہی ہوسکتا ہے جب تمام مذاہب سے مقابلہ کی صورت پیدا ہو، یہ بات آخری زمانہ کے لئے مقدر تھی اسی لئے جملہ مفسّرین نے لکھا ہے کہ یہ اظہار الاسلام علی الدّین کلّہٖ امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے وقت ہوگا۔ حدیث میں بھی ہے کہ یھلک اللّٰہ فی زمانہ الملل کلّھا الا الاسلام۔ کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے دَور میں ادیانِ باطلہ کو مغلوب کر کے ہلاک کر دیگا۔

(۳) غلبۂ اسلام کی تیسری صورت یہ ہے کہ مسلمان غیر مسلموں پر مادی طور پر بھی غالب آجائیں، ان کی شوکت بھی بڑھ جائے اور وہ تعداد میں بھی بڑھ جائیں۔

غلبۂ اسلام کی اس صورت کا بھی قرآن مجید میں وعدہ ہے۔ فرمایا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہ اگر تم سچے مومن ہوگے تو ضرور مخالفوں پر غالب رہوگے۔

معزز سامعین! جہاں تک اسلام کے درخشندہ زندہ اور اپنی ذات میں کامل دین ہونے کے لحاظ سے غلبہ کا سوال ہے یہ تو ہر زمانہ میں موجود رہا ہے اور موجود رہے گا۔ ہاں اسلام کی حقیقی شکل کو اگر اپنے یا بیگانے مسخ کر کے اس پر انگشت نمائی کرتے ہیں یا اعتراض کرنے کا موقعہ دیتے ہیں تو یہ حقیقت کے نہ جاننے کا نتیجہ ہے۔

غلبۂ اسلام کی دوسری صورت — یعنی

دیگر ادیان کے ساتھ دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے مقابلہ میں اسلام کے غالب ہونے کا سوال بہت اہم ہے۔ اس سوال کا اس زمانہ سے گہرا تعلق ہے۔

حالاتِ زمانہ بتاتے ہیں کہ اس کام کا یہی وقت ہے۔ ایجاداتِ زمانہ اور ذرائع رسل و رسائل کی غیر معمولی ترقی آپ کے سامنے ہے۔ آج دُنیا ایک بستی کی طرح بن گئی ہے۔ اخبارات و رسائل کی اشاعت، مطابع کی کثرت، آمد و رفت کی سہولتیں اور پھر تمام مذاہب کا مقابلہ کے لئے میدان میں آجانا بتلاتا ہے کہ اس مقدس جنگ کا زمانہ یہی زمانہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث ذکر کرتا ہوں حضورؐ نے فرمایا:۔

(۱) مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ کہ میری اُمت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پچھلا۔

(۲) سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ اَجْرٌ مِثْلُ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ (مشکوٰۃ المصابیح) کہ میری اُمت کے آخری حصہ میں ایک قوم ہوگی جس کو صحابہؓ کا سا اجر ملے گا۔ وہ امر بالمعروف کریں گے اور بدیوں سے روکیں گے اہل فتن کا مقابلہ کریں گے۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں لکھا ہے کہ:۔

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے۔ جو اپنے برکات کے اعتبار سے دورِ اوّل کے خصائص تازہ کر دے گا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لا یدری اولھا خیر ام آخرھا نہیں کہا جا سکتا کہ اُمت کی ابتدا زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یعنی دینِ اسلام اور اس کا رسول اسلئے آیا تا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے کیونکہ آخری غلبہ و بقا صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے"
(مسئلہ خلافت صلا)

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف یہ خبر دی تھی کہ مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا ایک دور آئے گا یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ (مشکوٰۃ) کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ گویا عمل اُٹھ جائے گا۔ جہاں حضورؐ نے یہ خبر دی وہاں آپؐ نے اس کے

دوبارہ غلبہ کا بھی وعدہ دیا ہے اور یہ در اصل آیتِ قرآنی وَھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کی تفسیر ہے۔

پس آج کا مضمون مسلمانوں کے لئے امید و یقین کا زبردست پیغام ہے۔

اب ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اسلام کیلئے اس آخری زمانہ میں نہایت شاندار مستقبل مقدر ہے، اس کے غلبۂ روحانی کا یہی زمانہ ہے۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات اس بارے میں نہایت واضح ہیں۔ یہ روحانی غلبہ اشاعتِ دین کا ہی دوسرا نام ہے جسے نشأۃِ ثانیہ بھی کہا جاتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں آخر کار مسلمانوں کو مادی غلبہ بھی ملنے والا ہے جب پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد کا نظارہ ہوگا۔

اس مختصر بیان کے بعد میں قرآن مجید کی رُو سے وہ ذرائع آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے یہ غلبہ حاصل ہوگا۔

معزز حاضرین! اصل اور حقیقی بات تو یہ ہے کہ یہ غلبہ اور اشاعتِ اسلام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حاصل ہوگا۔ دلوں کو فتح کرنا انسانوں کا، یا ان کے اقوال کا، یا ان کے ہتھیاروں کا کام نہیں۔ یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے حاصل ہو سکتا ہے اسلئے مجھے کہنے دیجئے کہ غلبۂ اسلام محض اللہ تعالیٰ کی نصرت سے حاصل ہوگا۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال و اخلاق سے اس نصرتِ خداوندی کے اہل ثابت ہوں۔

بھائیو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ کہ اگر تم اللہ کے دین کی نصرت کے لئے مقدور بھر زور لگاؤ گے اور اپنی حد تک قربانی کرو گے تو میں تمہاری ضرور نصرت کروں گا۔ اسلئے آئیے سوچیں کہ ہمیں جو کرنا ہے وہ کیا ہے؟

پہلا ذریعہ

اوّل۔ واضح رہے کہ کسی نصب العین کے لئے حقیقی قربانی نہیں ہو سکتی جب تک انسان کو اس کی صحت پر کامل یقین نہ ہو اور وہ اس کی افادیت کا دل سے قائل نہ ہو۔ اسلئے غلبۂ اسلام کا پہلا ذریعہ تو یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کے علمبردار دل کی گہرائیوں سے اس پر یقین کرنے والے ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے، اس کے لئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے مسلسل اور پیہم جہاد درکار ہے اور یہ کام آدھے دل سے ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے پورا یقین اور کامل بصیرت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ع ۱۲) اے رسول! تو کہہ دے کہ لوگو! میرا یہ واضح راستہ ہے کہ میں اور میرے حقیقی متبعین علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ صحابہؓ کے اس یقین کی مثال میں وہ مشہور واقعہ پیش کرتا ہوں کہ ان کی مردم شماری ہوئی۔ ان کی تعداد چھ صد کے لگ بھگ تھی وہ بے ساختہ

پکار اُٹھے کہ یا رسول اللہ اب تو ہم چھ سو ہیں آج دنیا کی کونسی طاقت ہم کو معدوم کر سکتی ہے۔

عزیز بھائیو! پس غلبۂ اسلام کی مہم کے لئے ایسے ہی جاں نثاروں اور مجسم ایمان و یقین افراد کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ زندہ ایمان و یقین ہی اس منزل پر پہنچنے کا پہلا اور بنیادی ذریعہ ہے۔

دوسرا ذریعہ

مذاہبِ عالم کے پیرو اپنے مذاہب کی تبلیغ اپنے بیانات اور وسوسہ اندازی سے کرتے ہیں۔ وہ ان باتوں کو دلائل قرار دیتے ہیں۔ ان کے بیانات کی تردید اور ان کے مقابل اسلام کے معقول اور دل پر اثر کرنے والے دلائل کا جاننا اور ان کا بہترین رنگ میں دُنیا کے کناروں تک تمام بنی نوع انسان تک پہنچانا یہ غلبۂ اسلام کا دوسرا ذریعہ ہے پس یہ دلائل معلوم بھی ہوتے چاہئیں اور ان کے عمدہ طور پر پیش کرنے کا طریق بھی جاننا لازمی ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ کہ مسلمان اسلئے خیر اُمت ہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدیوں سے روکتے ہیں پس تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اپنے اپنے دائرہ میں ہر مسلمان کو پیغامِ حق دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔

تیسرا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ مسلمانوں میں ایسے جاں نثاروں کا گروہ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے جو اپنی زندگیوں کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ دن رات ان کا ایک ہی کام ہو یعنی اشاعتِ دینِ اسلام۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ کہ اے مسلمانو! تم میں ایک ایسی اُمّت اور جماعت ہونی چاہیئے جو قرآن مجید کی طرف دعوت دیتی ہو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کا کام ہو۔ فرمایا أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

پس تیسرا ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے ان بے لوث واقفینِ زندگی ربانی علماء کا وجود ہے جو ہمہ تن اس کام کے لئے وقف ہو جائیں۔ یاد رہے کہ اسلام Priesthood کا قائل نہیں مگر وہ ایسے جاں نثاروں اور مجاہدوں کو بلاتا ہے جو محض اللہ کی خاطر دین کی خدمت کریں۔

چوتھا ذریعہ

غلبۂ اسلام کا چوتھا ذریعہ از روئے قرآن مجید قلم ہے۔ غارِ حرا میں سیدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس میں ارشادِ باری ہے وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو قلم کے ذریعہ سے وہ علوم

سکھائے گا جو وہ نہ جانتے تھے کیونکہ خدائے اکرم تیرا رب ہے تجھے ترقی دینے والا ہے۔ وہ اس ذریعے سے اپنی ربوبیت اور اکرام کا اظہار فرمائیگا۔

اسلام دلیل و برہان اور Reason کا مذہب ہے وہ جبر و تشدد کا مذہب نہیں۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اس کا زریں اصول ہے مگر چونکہ قریش مکہ نے تلوار کے زور سے مسلمانوں کو نابود کرنا چاہا وہ مسلمانوں کے ترکِ وطن کر جانے کے باوجود اُن پر حملہ آور ہوگئے اسلئے جوابی اور دفاعی طور پر جنگ کی اجازت دی گئی۔ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ کہ ان لوگوں کو اب اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے۔ لفظ يُقٰتَلُوْنَ مجہول کا صیغہ ہے جس کا یہی مفہوم ہے کہ مسلمانوں کو بلاوجہ جنگ میں اُلجھایا جا رہا ہے۔ یہ دفاعی جنگ تا قیامت جاری ہے مگر ادیانِ باطلہ پر غلبہ کا اصل ذریعہ قلم ہے تلوار نہیں۔

اِس دَور میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اسلامی حقائق کو قلم کے ذریعہ سے دُنیا کے ہر انسان تک پہنچا دیں تاکہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا پورا ظہور ہو۔ افسوس کہ مسلمان بھائی اس پہلو سے بھی سراسر غافل ہیں۔

پانچواں ذریعہ

غلبۂ اسلام یا اشاعتِ دین کا قول و فعل، تقریر و تحریر کے علاوہ مؤثر ترین ذریعہ نیک نمونہ ہے۔ اوّلین مسلمانوں کے نیک نمونوں نے ہی کافروں کے دل فتح کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ترجمہ:- اے ایماندارو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت ناراض کرنے والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جن پر خود عمل نہ کرو۔ یعنی تمہارے قول و عمل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے ورنہ کبھی عمدہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ تبلیغ وہی مؤثر ہے جس کے ساتھ نیک نمونہ ہو۔ اگر آپ دوسروں کو کہیں کہ مسلمان ہو جاؤ مگر خود اسلام پر عمل پیرا نہ ہو، دوسروں کو نماز کی تلقین کریں اور خود نماز نہ پڑھیں تو آپ کی بات میں تاثیر کس طرح پیدا ہوگی پس اصل تبلیغ نیک نمونہ سے ہی ہوتی ہے اور یہ اشاعتِ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ صوفیائے اسلام کی یہی روحانی کشش لاکھوں انسانوں کو اسلام میں داخل کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔

چھٹا ذریعہ

غلبۂ اسلام کی اس مہم کے لئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے غیر معمولی اموال کی ضرورت ہے اور مسلسل ضرورت ہے۔ ساری دنیا سے مقابلہ ہو تو یہ کام مال کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ قوم مالی جہاد میں بھرپور حصہ لے۔ سب مسلمان اپنے اموال کا ایک کافی حصہ دین کی اشاعت کے لئے باقاعدہ طور پر دینے والے ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اس نصب العین یعنی غلبۂ اسلام پر یقین کر لیں گے تو ان

کے لئے یہ قربانی یعنی جہاد بالمال ہرگز دوبھر نہ ہوگی۔ انقباض اُسی وقت تک ہوتا ہے جب تک پورا ایمان نہ ہو۔ ہاں اس کے ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ مسلمانوں کا بیت المال ہو جہاں قوم کا سرمایہ محفوظ ہاتھوں میں رہے اور برمحل صرف ہو۔ بیت المال اور اس کا محکم نظام اشاعتِ اسلام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ پس چھٹا ذریعہ یہ ہے کہ مالی قربانی مسلسل اور پیہم کی جائے اور اموال کی حفاظت کے لئے اسلامی بیت المال کا قیام ہو۔

ساتواں ذریعہ

غلبۂ اسلام کی یہ مقدس جنگ ایک باقاعدہ اور منظم روحانی فوج کی مقتضی ہے جن میں باہم اتحاد و یگانگت ہونی لازمی ہے۔ وہ تفرقہ و شقاق کا شکار نہ ہوں۔ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف ع) کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسی متحد جماعت کے طور پر جہاد کرتے ہیں گویا وہ ایسی عمارت ہیں جو سیسہ پلائی عمارت ہے۔ ایسی ہی روحانی فوج کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (المائدہ ع) کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا مضبوط اور منظم گروہ ہیں یہی غالب آنے والے ہیں۔

پس غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی جماعت کی ضرورت ہے۔ تہتر فرقوں کی خبر دیتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فرقہ کو فرقہ ناجیہ قرار دیا ہے اس کے بارے میں فرمایا ہے اَلَا وَهِيَ الْجَمَاعَةُ کہ وہ باقاعدہ جماعت ہوگی، انہی کے ہاتھوں غلبۂ اسلام ہوگا۔

آٹھواں ذریعہ

غلبۂ اسلام کے لئے جس روحانی جماعت کی ضرورت ہے اُن کا واجب الاطاعت امام ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر امام کے جماعت جماعت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ کہ اسلامی جنگ امام کے زیرِ ہدایت ہی لڑی جاسکتی ہے۔ قرآن مجید نے آیتِ استخلاف میں غلبۂ اسلام کے لئے خلیفہ کے وجود کو لازمی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور ع)

اس آیت کے الفاظ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ آج کے موضوع سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ تمکینِ دین اور غلبۂ اسلام کا ایک ہی مفہوم ہے۔ خداوند عزّوجل نے غلبۂ اسلام

کے لئے نظامِ خلافت کو اساس اور بنیاد قرار دیا ہے۔ یوں بھی ظاہر ہے کہ اتنی بڑی مسلسل اور پیہم روحانی جنگ میں نظامِ خلافت کے بغیر کامیابی کس طرح ہو سکتی ہے۔ جب ایک امام واجب الاطاعت ہے وہ ایک شخص کو حکم دیتا ہے کہ تم افریقہ میں تبلیغ کے لئے جاؤ وہ چل پڑے گا۔ دوسرے کو کہے کہ تم جاپان میں جا کر اسلام کا پیغام پہنچاؤ وہ فوراً تیار ہو جائے گا۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو عقلاً کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ یہ ایک روحانی کام ہے اس کے لئے بے لوث روحانی سپاہیوں یعنی واقفینِ زندگی کی ضرورت ہے جو خلیفۂ وقت اور اپنے امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہوں۔ اسی ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کا کام مسلسل جاری رہ سکتا ہے اور دنیا کو اسلام کی دعوت دی جا سکتی ہے

نواں ذریعہ

اسلام کی مرکزی کتاب قرآن مجید ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور اسے کامل اور تمام انسانی ضرورتوں پر مشتمل قرار دیا ہے۔ غلبۂ اسلام کے معنے غلبۂ قرآن کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم دنیا کی قوموں کو قرآن مجید کی طرف دعوت دینا چاہتے ہیں اور اس کی برتری تمام کتابوں پر ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کا علم حاصل ہونا چاہیئے۔

قرآنی علوم ایک تو ایسے ہیں جو ہر شخص تدبّر سے معلوم کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دروازے کھلے رکھے ہیں مگر ایک ایسے حقائقِ قرآنی بھی ہیں جو صرف صالحین اور ابرار پر کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پر تدبّر کرنے کی ہر مسلم کو اور کافر کو دعوت دی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خط سب کے نام ہے۔ مگر ساتھ ہی اس نے فرمایا ہے کہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (سورۃ الواقعہ) کہ اس کی پوری حقیقت کو پانے والے نیک و مطہّر لوگ ہی ہوں گے۔ یہ بات علی معقول ہے کیونکہ قرآن مجید خدائے قدوس کی کتاب ہے، اس کا پاک خزانہ ہے، اسکی چابیاں راستبازوں کو ہی سونپی جائیں گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں دجّالی طاقتوں کا مقابلہ مسلمان قرآن مجید کی قوت سے ہی کر سکیں گے وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ بِالْقُرْآنِ۔ پس ضرورت ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو لوگ تیار ہوں وہ قرآنی ہتھیاروں سے آراستہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت تیار کرنا بجز آسمانی رہنمائی کے ممکن نہیں ہے۔

دسواں ذریعہ

اس وقت مغرب اپنے علوم اور نئی ایجادات میں بہت آگے ہے، الحادی علوم روز بروز ترقی پر ہیں، فلسفیانہ اعتراضات کا ایک طومار اشاعتِ اسلام کی راہ میں بطور روک تیار کیا گیا ہے، ان اعتراضات سے واقفیت ایک بنیادی ضرورت ہے اور ان کے صحیح جوابات کا جاننا اشاعتِ اسلام کے علمبرداروں کے لئے لازمی ہے مگر یہ سلسلہ تو بہت طولانی ہے ع قصہ کوتاہ کن بیاباتِ بین تو اصل فیصلہ

کا طریق مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان روحانی مقابلہ ہے جس مذہب کے نمائندہ آسمانی نشانات دکھا سکیں وہی مذہب زندہ اور قابلِ اتباع ہے۔ ان آسمانی نشانوں میں قبولیتِ دُعا کا بڑا نشان ہے، پیشگوئیوں کا بڑا نشان ہے پس اشاعتِ اسلام کے لئے دنیا میں جانے والے وہ لوگ ہونے چاہئیں جو روحانیت کے پُتلے ہوں اور اپنے خدا کے سچے عاشق۔ اللہ اُن کی دُعائیں سُنتا ہو اور اُن کے لئے نشان دکھاتا ہو۔ ایسے لوگ صاحبِ رؤیا و الہام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (یونس ع ۷) کہ ہم اپنے سچے اور متقی مومن بندوں کو اسی دنیا میں بھی بشارتیں دیتے ہیں اور آخرت میں بھی وہ اس نعمت سے نوازے جائیں گے۔ ہمارا یہ فیصلہ کبھی تبدیل نہ ہوگا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

پس آج کے زمانہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے ہی رُوحانی اولیاء کی ضرورت ہے جو تائیداتِ سماوی اور حق و حکمت کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو فتح کرکے آستانۂ الوہیت پر لے آئیں۔

مَیں بالآخر ان دس ذرائع کے ذکر کے ساتھ یہ کہنے سے رُک نہیں سکتا کہ یہ سب ذرائع اسی وقت حقیقی طور پر نتیجہ خیز ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال ہو اسلئے اس کے جذب کرنے کے لئے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں، اپنے سامانوں اور ذرائع پر بھروسہ نہ کریں۔ اس کے فضل اور اس کی نصرت کے ہر گھڑی طالب رہیں۔

دُعا بڑی چیز ہے۔ ہم تدبیر کے انکاری نہیں مگر یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ دُعا اصل ہے اور اسی سے سب کام سرانجام پاتے ہیں۔

معزز بھائیو! اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی بشارت دی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سچے اور حقیقی مسلمان بن کر، اس کے وعدوں پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے اپنی طرف سے ہر قربانی کے لئے آگے بڑھیں اور اس سے عاجزانہ دعائیں بھی کریں کہ وہ اپنے وعدۂ غلبۂ اسلام کے ظہور کو جلد سے جلد پُورا فرمائے۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العالمین +

ایک ضروری اعلان

آئندہ شمارہ جولائی اور اگست کا مشترکہ طور پر ۱۵ اگست کو شائع ہوگا جس میں نہایت اہم مقالات ہوں گے اسلئے ماہِ جولائی کا شمارہ علیحدہ شائع نہیں ہوسکے گا۔

(مینجر)

"احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے!"

(محترم جناب الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے، ربوہ)

مجلس مشاورت ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو شاہراہِ غلبۂ اسلام قرار دیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس حقیقت افروز ارشاد کے پیشِ نظر حسب ذیل اشعار عرض کئے گئے اور ۲۶ مئی کو یومِ خلافت کے جلسہ میں مسجد مبارک میں سنائے گئے۔

کفر اور الحاد کا گو ہر طرف کہرام ہے   تختۂ مشقِ ستم گو ملّتِ اسلام ہے
پر خدا کے اک منادی کی ندائے عام ہے   اے مرے پیارو! سنو یہ عرش کا پیغام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

تھا ثریا سے معلّق گرچہ ایماں کا وجود   رہ گیا تھا دیں میں باقی فقط نام و نمود
اہلِ منبر ہو گئے تھے طالبِ رقص و سرود   ایسے عالم کو بدلنا بس خدائی کام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

دوستو وہ دن گئے جب تھا ہمیں خوفِ خزاں   گلشنِ احمد پہ رہتی ہے بہارِ جاوداں
اس کو رہتا ہے میسّر مہرباں اک باغباں   اب ہمارے سامنے "لا تقنطوا" کا جام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

مخبرِ صادقؐ کا ارشادِ گرامی ہے دلیل   آئیگا بن کر مسیحا اس کا فرزندِ جلیل
حق نے لکھی ہے یہی احیائے ملّت کی سبیل   اب افق پر مہدیٔ دوراں کا لکھا نام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

اس کے دم سے پھر ہوا جاری خلافت کا نظام   دوسری قدرت ہوئی ظاہر بہ تزک و احتشام
دینِ مصطفوی کی عظمت کا ہوا یوں اہتمام   ہو گیا اپنے ارادوں میں عدو ناکام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

وعدۂ باری تعالیٰ تھا کہ اک ابرِ کرم   باغِ ملّت بن گیا اک منبعِ فیضِ اتم
پھول وہ نکلے کہ ہیں جانِ عرب فخرِ عجم   ہم تہیدستوں پہ یہ کتنا بڑا انعام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

احمدیت کے مجاہد کارواں در کارواں   اپنے سینوں میں لئے تبلیغ کا عزمِ جواں
کہہ رہے ہیں اہلِ دنیا کو بصد دردِ نہاں   اے مرے پیارو سنو یہ عرش کا پیغام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

آسمانی خبریں

جو عالم الغیب خدا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کو فروری ۱۹۰۶ء میں دیں

۱- فرمایا:-

"دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے ایک حاکم آیا اور اُس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جائے؟ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالف نہیں صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف مُنہ کرکے ایک دو باتیں کہیں جو سمجھ میں نہیں آئیں پھر کسی نے مجھے مخاطب کرکے کہا سلام اور چلا گیا"

(اخبار بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صـ۲ ۔ الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صـ۱)

۲- فرمایا الہام ہوا:-

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب اُن کی دلجوئی ہوگی"

(اخبار بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صـ۲ - الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صـ۱)

۳- فرمایا:-

"اوّل کسی نے کہا کرنسی نوٹ۔ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ تھے اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا۔ (فرمایا اخبار سے مراد خبر ہے۔)" (بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صـ۲ - الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صـ۱)

۴- "عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریت۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل۔ خیال گزرا واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا"

(اخبار بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صـ۲ و الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صـ۱)

(مرسلہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

فِي أَهَمِّيَّةِ الْخِلَافَةِ

(از جناب محمد عثمان الصدیقی ایم۔ اے ربوہ)

بَعْدَ النُّبُوَّةِ إِهْتِمَامُ خِلَافَةٍ　　فِي دِيْنِنَا وَجَبَ الْتِزَامُ خِلَافَةٍ
فِي كُلِّ زَمَنٍ بَعْدَ عَهْدِ نُبُوَّةٍ　　لِرُقِيِّنَا لَزِمَ انْتِظَامُ خِلَافَةٍ
وَإِلَى الْقِيَامَةِ فِي اتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ　　جَارٍ مِّنَ اللّٰهِ دَوَامُ خِلَافَةٍ
هُوَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ جَمِيْعِهِمْ　　وَلَنَا بِلَا شَكٍّ إِمَامُ خِلَافَةٍ
لِوِقَايَةِ الْإِسْلَامِ عَنْ أَعْدَائِهِ　　لَقَدِ اسْتَحَقَّ لَهُ قِيَامُ خِلَافَةٍ
فِي عِزَّةٍ وَّكَرَامَةٍ وَّفَضِيْلَةٍ　　فَاقَ الصَّدَارَةَ إِحْتِرَامُ خِلَافَةٍ
مِنْ كُلِّ مَرْتَبَةٍ عَقِيْبَ نُبُوَّةٍ　　فِي شَأْنِهِ أَسْنٰى مَقَامُ خِلَافَةٍ
فِي الْمُؤْمِنِيْنَ جَمِيْعِهِمْ بِيَدِ الَّذِي　　هُوَ فِي التُّقَا أَعْلٰى زِمَامُ خِلَافَةٍ
لِفَلَاحِنَا وَصَلَاحِنَا فِي دِيْنِنَا　　بَعْدَ النُّبُوَّةِ إِعْتِصَامُ خِلَافَةٍ
وَلِقَمْعِ كُلِّ بَغَاوَةٍ وَّعِمَايَةٍ　　فِي ضَرْبِهِ أَمْضٰى حُسَامُ خِلَافَةٍ
فِي عَهْدِنَا هٰذَا نَرٰى بِعُيُوْنِنَا　　مَطَرَتْ بِرَحْمَتِهَا غَمَامُ خِلَافَةٍ
فِيْهَا لَنَا كُلُّ السَّعَادَةِ وَاعْلَمُوْا　　أَنَّ الشَّقَاءَ لَنَا اخْتِتَامُ خِلَافَةٍ
فَاسْتَيْقِنُوْا يَا مُنْكِرِي بَرَكَاتِهَا　　أَلنَّصْرُ لِلدِّيْنِ مَرَامُ خِلَافَةٍ
إِنَّ الْخِلَافَةَ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّنَا　　وَدُعَائِيْ لَوْ دَامَ قِوَامُ خِلَافَةٍ
لِفَلَاحِنَا فِي كُلِّ شَأْنِ حَيَاتِنَا　　لِيَدُمْ بِعَظَمَتِهِ نِظَامُ خِلَافَةٍ

يَا رَبِّ مَتِّعْنَا بِكُلِّ فُيُوْضِهَا
وَعَلٰى خَلِيْفَتِنَا سَلَامُ خِلَافَةٍ

اسلام کی اشاعت "حربی تدبیر" کی مرہونِ منّت نہیں

اخبار "نوائے وقت" کے نام ایک مکتوب

(از قلم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

اخبار نوائے وقت کے بارہ مئی ۱۹۷۱ء کے اشو میں "نورِ بصیرت" کے عنوان کے تحت "حضور اکرم کے غزوات" پر ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا ابتدائی پیراگراف واقعات و حقائق کے مطابق نہیں۔ قرآن کریم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے واقفیت رکھنے والا اور حضور پُرنور کی مبارک زندگی کے سوانح سے آگاہ یہ عبارت نہیں کر سکتا کہ وہ یہ لکھے کہ "جب مکہ معظمہ میں تیرہ سال کی مسلسل اور دن رات کی تبلیغ کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو حضور نے اپنا طریق کار بدلا اور اسے عمل میں لانے کے لئے یثرب کی جانب ہجرت فرمائی۔ مکہ میں زبانی تبلیغ تھی یثرب میں ساتھ حربی تدبیر بھی اختیار فرمائی۔"

اوّل حضور پُرنور نے اپنی خواہش اور منشاء سے مکہ معظمہ سے ہجرت نہ فرمائی بلکہ خدا تعالیٰ کی ہدایت پر فرمائی۔ جب مکہ کے لوگوں نے حضور کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اسلام کو نابود کرنے کا منصوبہ بنایا اور اسلام کو نابود کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تو آپ نے مکہ کو چھوڑا اور چھوڑتے ہوئے غم کا اظہار کیا۔ تاریخ نے حضور کے اس جذبہ کو محفوظ کیا ہے۔ مکہ سے روانگی پر مکہ کی پہاڑیوں کو مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے محبوب ہے لیکن تیرے مکین مجھے رہنے نہیں دیتے۔ ظاہر ہے کہ تبلیغ کے طریق کی تبدیلی کا سوال نہیں تھا بلکہ مکہ کے ظالموں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اب آپ یہاں سے ہجرت کر جائیں۔

دوم یہ لکھنا بھی درست نہیں کہ حضور کی تبلیغ کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا کیونکہ ایک گروہ حضور کی تبلیغ کے نتیجہ میں اسلام کا حلقہ بگوش ہو چکا تھا جو فدائیت اور اخلاص و محبت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھا اور حضور پُرنور کے عشق میں ایسا نمونہ پیش کر رہا تھا کہ گزشتہ انبیاء کے متبعین کی تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ فدائی حضور اور دین اسلام کی خاطر انتہا درجہ کی اذیت برداشت کر رہے تھے۔ جانوں

کی قربانی حق و صداقت کی خاطر پیش کر رہے تھے مال نچھاور کر رہے تھے۔ حضورؐ کے دُکھ سُکھ میں آپؐ کا ساتھ دینے میں سعادت دارین سمجھتے تھے حضور پُرنورؐ نے اپنی بعثت کے مقصد کو ان پاک نفس صحابہؓ کے دلوں میں راسخ کر دیا تھا۔

سوم:- قرآن کریم اور تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ حضورؐ نے "حربی تدبیر" تبلیغ کی غرض سے کبھی بھی اختیار نہ فرمائی تھی نہ حضورؐ ایسا کر سکتے تھے۔ قرآن کریم کی واضح ہدایت تھی:-

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

(الکافرون)

آزادیٔ ضمیر کا یہ اعلان عام تھا کسی شخص کو اُس کے ضمیر کے خلاف کسی تعلیم پر چلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہر شخص آزاد ہے جس بات کو حق و صداقت جانتا ہے اس پر آزادی سے عامل ہو۔ تمہارے واسطے وہ راستہ ہے جو تمہیں پسند ہے اور ہمارے لئے وہ راستہ ہے جو ہمیں پسند ہے۔ پھر فرمایا:-

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (بقرہ)

مذہبی امور کی دعوت و تبلیغ میں اور اس مذہب پر عمل کرنے میں کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو برخلاف اس کے ضمیر کے مجبور نہ کرے۔ خدا تعالیٰ کے ان واضح ارشادات کی موجودگی میں "حربی تدبیر" کا اختیار کرنا کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روا سمجھ سکتے تھے۔

چہارم:- یہ واضح حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر مذہب نے اپنی تعلیم کے منوانے میں جبر و اکراہ سے کام لیا ہے لیکن اسلام ایک ایسا جامع و کامل اور دلکش مذہب ہے جو اشاعت و تبلیغ کے واسطے ابتداء سے لیکر آج تک تلوار یا جبر و اکراہ اور "حربی تدبیر" کا محتاج نہیں ہوا۔ مسلمانوں نے صرف اُس وقت تلوار ہاتھ میں لی جب سخت ظلم اور تعدی کے نتیجہ میں مظلومیت کی انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ
عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ۔

(سورہ حج)

مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ سب سے پہلی آیت ہے جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظالموں سے مقابلہ کرنے کے لئے نازل ہوئی۔ آیت کے الفاظ نہایت صفائی سے اس وقت کے مسلمانوں کی حالت کو ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ بہت مظلوم تھے، ان کو قتل کیا جاتا تھا، ان پر ظلم روا رکھا جاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان ظلموں کے مقابلہ اور مدافعت کے لئے مسلمانوں کو مقابلہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور بشارت دی کہ اگرچہ مسلمان کمزور ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی مدد کے لئے قدرت رکھتا ہے۔ اس آیت میں اور نہ کسی اور آیت میں خدا تعالیٰ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اب تبلیغ کے لئے پہلے طریق کو بدل کر "حربی تدبیر" اختیار کرو۔

تبلیغ کے لئے حربی تدبیر اختیار کرنے کا الزام دشمنانِ اسلام نے ہی لگایا ہے - یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ اب جبکہ غیر مسلموں کا سمجھدار طبقہ اس بات کے اعتراف پر مجبور ہو رہا ہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی حربی تدبیر اختیار نہ کی تھی بلکہ آپ کے اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ کردار اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم اس کی اشاعت کا موجب ہوئی وہاں بعض مسلمان اب تک یہ لکھ رہے ہیں کہ حضور نے تبلیغ کے سابقہ طریق کو بدل کر حربی تدبیر کو اختیار کیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس امر پر تو بہت کچھ تاریخی حقائق کے سلسلہ میں لکھا جا سکتا ہے لیکن فوری طور پر ایک مختصر نوٹ لکھ دیا ہے تا آپ کے اخبار[1] کے مطالعہ کرنے والوں میں یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو اور نہ دشمنانِ اسلام آپ کے پرچہ کو سند کے طور پر پیش کریں کہ پاکستان کا ایک اخبار جو اسلامیت کا پرچار کرتا ہے معترف ہے کہ حضور نے یثرب میں آکر تبلیغ کے لئے حربی تدبیر اختیار کی۔

امید ہے آپ یہ چند سطور شائع کر کے ممنون فرمائیں گے۔

سوال

• کیا آپ کو الفرقان پسند ہے ؟
پھر آپ نے الفرقان کے لئے کتنے خریدار پیدا کئے ہیں ؟

آئندہ الفرقان کے وی پی نہیں ہوا کریں گے!

(۱) چند ایک مشکلات کے باعث فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ماہ اگست سے الفرقان کا چندہ بذریعہ وی پی وصول نہیں کیا جائیگا اسلئے ہر خریدار کی اپنی ذمہ داری ہے کہ چندہ ختم ہوتے ہی آئندہ سال کیلئے چندہ ارسال فرمائے ورنہ دفتر انکے نام کا الفرقان رسالہ روک لے گا۔

(۲) دفتر کی طرف سے ہر ایسے خریدار کو جس کا چندہ ختم ہو رہا ہو گا ایکماہ قبل بذریعہ جوابی خط اطلاع بھجوادی جائیگی کہ آپ کا چندہ آئندہ ماہ ختم ہو رہا ہے۔ ان کی طرف سے چندہ یا اطلاع نہ آنے کی صورت میں ان کا رسالہ بند قرار دے دیا جائے گا۔

(۳) خریدار صاحبان کو یہ رعایت ہے کہ وہ منی آرڈر کرتے وقت فیس منی آرڈر اس میں سے وضع کر لیں۔

(۴) جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ پنجسالہ معاونین خاص میں شمولیت فرمائیں۔ ان کو ایک دفعہ چالیس روپے ارسال کرنے ہوں گے۔ پانچ سال تک رسالہ بھی انکے نام جاری رہے گا اور دعا کی تحریک کے لئے اُن کا نام بھی اس فہرست میں شامل ہو گا جو دُعا کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ اس تحریک میں شامل ہونے والے احباب ہر سال کے مطالبہ وغیرہ سے بھی بچ جائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینجر الفرقان)

[1] الفرقان۔ افسوس ہے کہ نوائے وقت نے اس نوٹ کو شائع نہیں کیا۔

سُوْرَۃُ المَائِدَۃ ع ۱۰، ۱۱

البَیَانُ

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ

اے رسول! جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک خوب کھول کر پہنچا دے۔ اور اگر

تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ

تو ایسا نہ کرے تو پھر تو نے اسکے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝ قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ

یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔ اے رسول! تو کہدے کہ اے اہل کتاب

لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ

یقیناً تم کسی بنیاد پر نہیں ہو جب تک کہ تم تورات کو، انجیل کو اور اس کامل کلام کو جو تمہاری طرف

أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم

تمہارے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے قائم نہ کرو۔ یقیناً ان لوگوں میں سے بڑی تعداد کو وہ کلام جو تیرے

تفسیر۔ سورۃ المائدہ کے رکوع میں تبلیغ اسلام کی اہمیت واضح کی گئی ہے نیز عیسائیوں کے غلط عقائد کا مدلل رد کیا گیا ہے۔

پہلی آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع میں ہر مومن کی ذمہ داری بیان ہوئی ہے کہ پیغام حق کی پوری پوری تبلیغ کی جائے۔ لفظ تبلیغ باب تفعیل سے ہے جس میں تکرار پایا جاتا ہے۔ بار بار

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ

رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گا۔ پس تُو

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

ان کافر لوگوں پر غمگین نہ ہو۔ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے

وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

ایسا ہی صابی اور عیسائی لوگ ان میں سے جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے گا اور

عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اعمال صالحہ ادا کرے گا اُن پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان کی طرف بہت سے رسول

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ

بھیجے تھے۔ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول ایسی تعلیم لیکر آیا جو اُن کے دلوں کو ناپسند تھی

اور اچھے پیرایہ میں حق بات کا پہنچانا تبلیغ کہلاتا ہے تبلیغ میں خطرات بھی ہوتے ہیں آنحضرتؐ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ دوسری آیت میں اہل کتاب سے کہا گیا ہے کہ ان کی بنیاد تب ہی قائم رہ سکتی ہے کہ وہ تورات، انجیل اور قرآن مجید کو قائم کریں، ان پر ایمان لائیں، ان پر عمل پیرا ہوں۔ تیسری آیت میں ساری قوموں کو دعوت دی گئی ہے کہ اصل بات ایمان اور عمل صالح ہے محض مُنہ کا دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ لفظ اَلصَّابِئُ صَبَاَ سے بنا ہے جس کے معنے مائل ہونے والا، جھک جانے والا یا نکل جانے والے کے ہیں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں اَلصَّابِئُوْنَ سے مراد تمام وہ قومیں ہیں جو ہر سہ مذکورہ قوموں، مومنین[1]، یہود[2] اور نصاریٰ[3] کے علاوہ ہیں۔ چوتھی اور پانچویں آیت میں خاص طور پر بنی اسرائیل کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے ان سے پختہ عہد لیا تھا مگر وہ ہر نبی کی آمد پر انکار و تکذیب

فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ○ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ

تو انہوں نے رسولوں کے ایک گروہ کی شدید تکذیب کی اور ایک گروہ کے قتل کے درپے ہوئے۔ اور ان لوگوں نے گمان

فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا

کیا کہ اس طرح کوئی فتنہ پیدا نہ ہوگا وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ (بذریعہ ارسالِ رسل) اُن پر رجوع برحمت ہوا لیکن پھر بھی

وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○

انکی بہت بڑی تعداد نے آنکھیں بند کر لیں اور کانوں سے سننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انکے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ

یقیناً وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ

حالانکہ مسیح فرما چکے ہیں کہ اے بنی اسرائیل! اُس اللہ کی عبادت کرو جو

رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ

میرا اور تمہارا رب ہے۔ یقیناً جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو ایسے شخص پر

کرتے تھے۔ انہوں نے خدا کے فرستادوں کی تکذیب کو معمولی بات سمجھا۔ اندھے اور بہرے ہو کر اُس راستے پر چل پڑے مگر اللہ تعالیٰ بار بار رحم فرماتا رہا۔ وہ اپنے رویّے سے باز نہ آئے۔ **چھٹی آیت** میں عیسائیوں کے عقیدۂ **الوہیّتِ مسیح** کی تردید فرمائی۔ فرمایا کہ خود حضرت مسیح نے بھی لوگوں کو توحید کی تعلیم دی تھی عیسائیوں کا شرک کا عقیدہ بعد کی ایجاد ہے۔ آیت کے آخر میں شرک کی سزا جہنّم قرار دی گئی ہے۔ **ساتویں آیت** میں عیسائیوں کے ایک دوسرے عقیدہ **تثلیث** کی تردید کی گئی ہے اور یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ اس شرک سے باز نہ آئے تو سخت عذاب کا شکار ہوں گے۔ **آٹھویں آیت** میں عیسائیوں کو توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی گئی اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے ان کے لئے اب بھی توبہ کا موقعہ ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اللہ تعالیٰ جنّت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنّم ہوگا۔ اور ظالموں کے لئے اس وقت کوئی

مِنْ اَنْصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ

مددگار نہ ہوگا۔ یقیناً وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے

ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا

ایک ہے (یعنی وہ تثلیث کے قائل ہوئے) حالانکہ کوئی معبود نہیں مگر ایک ہی واحد معبود۔ اور اب اگر یہ لوگ اپنے اس

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

قول اور عقیدہ سے باز نہیں آئیں گے تو یقیناً ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

پہنچے گا۔ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ نہیں کریں گے اور اس سے مغفرت طلب نہیں کریں گے؟ اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ

بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔ نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر صرف ایک رسول (خدا اور خدا کے بیٹے نہیں ہیں) تحقیق

نویں آیت میں حضرت **مسیح کی رسالت کا اثبات** اور **الوہیت** کی تردید کی گئی ہے۔ اس آیت سے وفاتِ مسیح کا مسئلہ بھی واضح طور پر حل ہو جاتا ہے۔ **دسویں آیت** میں معبود کے لئے ضروری صفت یہ قرار دی ہے کہ وہ **دفعِ شر** اور **ایصالِ خیر** پر قادر ہو۔ **گیارھویں آیت** میں پھر اہلِ کتاب کو نصیحت کی ہے کہ اپنے مذہب کے بارے میں غلو سے کام نہ لیں اور ان لوگوں کے **نقشِ قدم** پر نہ چلیں جو پہلے گمراہ ہو چکے تھے۔

المائدہ کے رکوع ۱۱ کی **پہلی آیت** میں یہود کے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ملعون ہونے کا ذکر ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ مستقل حکومت کے انعام سے بھی اور روحانی نعمتوں سے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ

ان سے پہلے کے جملہ رسول وفات پا چکے ہیں۔ اور مسیح کی والدہ ایک راستباز عورت تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے

الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى

تھے۔ اے مخاطب! تُو غور کر کہ ہم کس طرح ان کے لئے نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں لیکن پھر یہ دیکھ کہ وہ کس طرح سے

يُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

بہکے جا رہے ہیں۔ اے رسول! تو کہہ کہ لوگو کیا تم اللہ کے سوا اُن کی عبادت کرتے ہو جو تمہیں ضرر پہنچانے کے

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

یا نفع دینے کے مالک نہیں ہیں؟ اللہ ہی وہ ذات ہے جو خوب سننے والی اور جاننے والی ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ

اے رسول! تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب اپنے دین کے بارے میں ناجائز طور پر غلو نہ

الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ

کرو اور اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو قبل ازیں خود بھی گمراہ ہوئے

بھی محروم ہو گئے ہیں۔

دوسری اور تیسری آیت میں یہود کی بدعملی کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بُرے کاموں سے نہیں روکتے اور دوسری مشرک قوموں سے دلی محبت کے تعلقات قائم کر کے مستحق عذاب بن رہے ہیں

چوتھی آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر وہ حقیقی مومن ہوتے تو اللہ اور نبی اور کلام اللہ پر ایمان لاتے۔ ایسا نہ کرتے کہ مشرکوں سے دوستی گانٹھتے۔

پانچویں آیت میں بیان ہوا ہے کہ یہود اور مشرک (جن میں ہنود بھی شامل ہیں) مومنوں کے سخت دشمن ہیں۔ ہاں مومنوں کے قریبی دوست وہ عیسائی ہیں جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں کیونکہ ان میں پادری

ع ۱۱ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ لُعِنَ

۱۴ اور بہتوں کو انہوں نے گمراہ کیا اور وہ سب سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ بنی اسرائیل

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ

میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسٰی بن مریمؑ کی

وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا

زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس وجہ سے ہؤا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور

يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ

حد سے تجاوز کرتے تھے۔ وہ لوگ ایک دوسرے کو اُس ناپسندیدہ کام سے روکتے نہیں تھے جس کا وہ ارتکاب کرتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ

کیسا بُرا وہ طریق تھا جس پر وہ عمل پیرا تھے۔ تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ وہ غیر اہل کتاب کافروں سے

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ

دلی دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجا ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اُن سے

سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ

ناراض ہوگیا ہے یقیناً بہت بُرا ہے اور یہ لوگ عذاب میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہیں۔ اگر

اور راہب لوگ ہیں جو انہیں اچھی باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور وہ تکبّر سے بچتے ہیں۔

چھٹی آیت میں مذکور ہے کہ یہ لوگ کلام الٰہی سُنکر خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ وہ ایمان لاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں گواہوں میں شمار کر۔ ہم تیری ہستی اور تیری توحید پر گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان موحد نصاریٰ کا ایمان بہت پسند

كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

یہ لوگ سچے طور پر اللہ پر ایمان لاتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے اور اُن تعلیم پر ایمان لاتے جو آپؐ پر اتاری گئی تو

اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

وہ ان کافروں کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے بڑی تعداد بدعمل لوگوں کی ہے۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

تُو ضرور پائے گا کہ مومنوں کے ساتھ سخت دشمنی کرنے والے یہودی ہوں گے اور وہ لوگ

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ

جو مشرک ہیں۔ اور تُو مومنوں سے دوستی میں قریب اُن لوگوں کو پائے گا

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ اُن میں

قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○

پادری اور تارک الدنیا راہب موجود ہیں اور اسلئے کہ وہ لوگ تکبّر نہیں کرتے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

یہ لوگ جب اُس کلام کو سنتے ہیں جو رسول اکرمؐ پر نازل کیا گیا تو تُو اُن کی آنکھوں کو دیکھے گا

آیا، اُن کا عمل بھی پسند آیا کہ وہ عام طور پر مومنوں کے دوست اور خیرخواہ ہیں۔ یہ اس زمانہ کے ایک خاص گروہ کا ذکر بھی ہے۔

ساتویں اور آٹھویں آیت میں مذکور ہے کہ وہ صالحین میں داخل ہونے کے لئے ایمان لائے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو قبول فرما کر جنتوں میں داخل فرمایا۔ یعنی ان کا مقصد ایمان کے اظہار کے لئے طلبِ مال و طلبِ جاہ نہ تھا وہ خالصاً لوجہ اللہ مومن ہوئے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کے

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُولُونَ

کہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہوں گی اسلئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَآ

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں گواہی دینے والوں میں شمار فرما۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم

لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا وَنَطْمَعُ اَنْ

اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس حق کو قبول نہ کریں جو ہمارے پاس آیا ہے۔ حالانکہ ہم امید رکھتے ہیں کہ

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ

ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے

بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ان کے اس قول کے بدلہ میں انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ

فِيْهَا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے لئے رہنے والے ہونگے۔ یہی نیکوکار لوگوں کا بدلہ ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ ع

اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

طالب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو دنیا میں بھی نوازا اور آخرت میں بھی اسے ثمر ثمرات بنایا۔ ان لوگوں کو اپنی جنتوں میں داخل فرمایا۔ جنّت اُس مقام کا نام ہے جہاں انسان کو اپنے رب کی ابدی خوشنودی حاصل ہوجاتی ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ اس رکوع کی آخری یعنی نویں آیت میں اُن لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے جو کفر و تکذیب کرتے ہیں اور وہ انجام عذابِ جہنّم ہے۔ کفر کے معنے انکار کرنے اور ڈھانکنے کے ہیں اور تکذیب کا مفہوم جھوٹا قرار دینا ہے +

حَيَاةُ أَبِي الْعَطَاءِ

میری زندگی کی چند منتشر یادیں

بلادِ عربیہ میں احمدیہ پریس کا قیام

سنہ ۱۹۳۱ء میں جب خاکسار بلادِ عربیہ کے لئے بطور مبلغ روانہ ہوا تو دل میں ایک عزم یہ بھی تھا کہ وہاں سے باقاعدہ عربی رسالہ جاری کیا جائے۔ اس وقت تک حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم وہاں پر ہنگامی حالات کے مطابق مختلف مفید کتب اور ٹریکٹ شائع فرماتے رہے تھے۔ میں نے چارج لینے کے بعد ان سے اس عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اخراجات کے لحاظ سے مشکل ہوگا۔ جب مولانا کی روانگی کے بعد میں نے احباب جماعت سے مشورہ کیا تو وہ سب اس پر تیار تھے اور مالی بوجھ اٹھانے کے لئے آمادہ۔

اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پہلے سہ ماہی رسالہ البشارۃ الاسلامیّۃ الاحمدیّۃ جاری کیا جو تھوڑے ہی عرصہ بعد البُشریٰ کے نام سے ماہوار مجلّہ کی صورت میں شائع ہونے لگا۔ الحمد للہ کہ یہ البُشریٰ آج تک جاری ہے۔

ہم یہ رسالہ بعض یہودی اور عیسائی پریس میں طبع کراتے تھے کیونکہ وہاں پر اس وقت مسلمانوں کا پریس نہ تھا۔ دل میں بار بار خیال آیا کہ ہمارا اپنا پریس ہونا چاہیئے۔ اخویم محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم سے مشورہ کے بعد قاہرہ سے ایک سیکنڈ ہینڈ پریس خریدنے کی تجویز ہوئی۔ اب اس کے لئے رقم کا سوال درپیش تھا۔

غالباً سنہ ۱۹۳۴ء میں جبکہ میں مصر میں تھا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ) اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب مرحوم پہلی مرتبہ بسلسلہ حصولِ تعلیم ولایت جارہے تھے وہ چند گھنٹوں کے لئے قاہرہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس موقعہ پر احمدیہ پریس کے لئے تحریک کا آغاز کردینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ان دونوں سے اس تجویز کا ذکر کیا انہوں نے غالباً دو دو پونڈ اس فنڈ میں دیئے۔ میں نے اس کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت میں تحریک کی چنانچہ ابتدائی فوری ضرورت کے مطابق چندہ اسی موقعہ پر جمع ہوگیا۔

ایک لطیفہ

اخویم الاستاذ منیر آفندی الحصنی پہلے سے احمدی تھے اُن کے بڑے بھائی السید محی الدین الحصنی المرحوم جو قاہرہ کے بڑے تاجر تھے میرے وقت میں سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور بہت زندہ دل تھے وہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ میں نے جب چندہ کی تحریک کی اور احباب نے اپنے چندے لکھوانے اور ادا کرنے شروع کئے تو

انہوں نے بھی خاصی رقم چندہ کی دی مگر ظرافت طبع کے طور پر کہنے لگے یَا اُسْتَاذُ اِنَّكَ اَبُوالْعَطَاءِ وَلٰكِنَّكَ دَائِمًا تُحَرِّضُنَا عَلَى التَّبَرُّعَاتِ فَلِمَ لَا تُسَمِّیْ اِسْمَكَ اَبَا الْاَخْذِ؟ کہ اے استاذ! آپ کا نام ابوالعطاء (عطا کرنے والا) ہے مگر آپ ہمیشہ چندوں کی تحریک کرتے رہتے ہیں آپ اپنا نام ابوالاخذ کیوں نہیں رکھ لیتے؟ میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی تحریک کرنا بھی ایک عطاء ہے اسلئے میرا نام ابوالعطاء ہی رہنے دیں مجلس میں اس سے خوش طبعی کی لہر پیدا ہوگئی۔ مرحوم محی الدین الحصنی بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

---

(۱)

دو مخلص معاونین کے لئے دُعا کی تحریک

میرے دفتر کی فروگزاشت سے معاونین خاص کی فہرست میں دو مخلص معاونین کے نام ذکر ہونے رہ گئے ہیں (۱) حضرت سید میر احمد صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ۔ آپ رسالہ الفرقان سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور ہر موقعہ پر اس کی اعانت کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ وہ دس سالہ تحریک میں بھی شامل تھے اور اب پانچ سالہ تحریک میں تو وہ اولین دوست ہیں جنہوں نے خود بخود رقم پیش کی۔ جزاہ اللہ خیراً۔ (۲) ہمارے دوست محترم ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری لاہور۔ یہ بھی رسالہ الفرقان کے خاص معاونین میں شامل ہیں اور اس کی اعانت کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے۔ آپ بھی پنجسالہ تحریک کے معاونین میں شامل ہیں۔ احباب ان دونوں بزرگوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(۲)

ایک ضروری اعلان

ماہ جولائی اور اگست کا شمارہ ۱۵ راگست کو اکٹھا شائع ہوگا۔ اخباری کاغذ کی پابندی کے باعث اور مقالات کی اہمیت کے سبب سے یہ اقدام کیا جارہا ہے انشاء اللہ آئندہ ماہ بماہ رسالہ جاری رہیگا۔ امید ہے کہ کاغذ کی بھی سہولت حاصل ہوجائے گی۔ انشاء اللہ اس اگست نمبر میں ۱۹۲۴ء کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک خاص تصویر بھی شائع ہوگی جو ہمیں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن کے ذریعہ دستیاب ہوئی ہے۔

تلاش ہے

ایسے صاحب ثروت مخلص دوست کی ضرورت ہے جو میرے مکان بیت العطاء واقعہ دارالرحمت وسطی کی باقاعدہ کفالت پر ایک سال کے لئے آٹھ ہزار روپیہ فراہم کرسکیں۔ ایک فوری ضرورت کے پیش نظر یہ اعلان کر رہا ہوں۔

(ابوالعطاء)

خلافت ــــ شاہراہِ غلبۂ اسلام

(جناب سیّد ادریس احمد صاحب عاجز عظیم آبادی)

آسمانی ہے خلافت کا نظام
اس سے برکاتِ نبوّت کو دوام

صبغۃ اللہ میں ہے رنگیں سر بسر
دیدۂ بینا کو خوش آئے نظر

راہِ ختم المرسلیں پر گامزن
در خلافت نورِ احمدؐ ضو فگن

از برائے مومنانِ خوش شعار
وعدۂ یزدانِ پاک و کردگار

مہبطِ مہرِ خداوندِ یگاں
منظرِ نورِ خدائے کُن فکاں

ہے وہ آئینہ کہ جس سے ضوفشاں
قدرت و جبروتِ ربِّ دو جہاں

مومنوں کے واسطے مثلِ سپر
روکتی ہے حملہ ہائے اہلِ شرّ

ہے خلافت سایۂ ربِّ کریم
حق پرستوں کے لئے لطفِ عمیم

از خلافت اتحاد و اتفاق
بے خلافت انتشار و افتراق

از خلافت جذبِ باہم اتّصال
بے خلافت انشقاق و انفصال

وحدتِ افکار اس سے ہے عیاں
وحدتِ اعمال کا سِرِّ نہاں

ہے یہ تاثیرِ خلافت لاجرم
اوج پر جاتی ہے یہ خیرِ امم

شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے
دینِ حق کو عزّ و استحکام ہے

آں خدائے قادر و ربِّ یگاں
خود خلیفہ ہے بناتا بے گماں

ہے کہاں اس میں کوئی جائے سخن
صاف ہے قرآں میں "اِنِّیْ جَاعِلٌ"

رحمتِ باری کا اس پر ہے نزول
جو خلافت کو کرے دل سے قبول

مومنانِ نیک دل تقویٰ شعار
کرتے ہیں راہِ اطاعت اختیار

کامرانی ہے اطاعت میں نہاں
بے اطاعت نیکیاں بھی رائیگاں

مردمانِ کم نگاہ و بے شعور
رکھتے ہیں امرِ خلافت سے نفور

جو خلافت سے ہوا ہے سرگراں
اس کا دشمن ہے خداوندِ یگاں

مومنوں پر اب یہی لازم ہوا
جان و دل سے ہوں خلافت پر فدا

شذرات

(۱) تحریکِ ہجرت ناکام ہوگئی

اس عنوان کے ماتحت ہفت روزہ زندگی لاہور لکھتا ہے :-

" چند ہفتوں کے اندر اندر جبل السراج اور بعض دوسرے مقامات پر ایک لاکھ مہاجرین جمع ہوگئے۔ جوں جوں دن گزرتے جاتے ان کی فلاکت میں اضافہ ہوتا جاتا۔ ان کے کپڑے پھٹ گئے، جوتے ٹوٹ گئے، داڑھیاں بڑھ گئیں اور حلیے بگڑ گئے۔ سینکڑوں مہاجرین سفر کی تکان کی وجہ سے بیمار پڑ گئے جن کے علاج معالجے کا کوئی انتظام نہ ہونے سے مرض پھیل گئی۔ حکومت کو اراضی یا روزگار مہیا کرنے کے لئے جو درخواست بھیجی جاتی اس کا جواب تک نہ آتا۔ جبل السراج میں شمالاً جنوباً ایسی تند ہوائیں مسلسل چلتی ہیں جن کی رفتار دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کم نہیں ہوتی۔ اسی بادِ تند کا نتیجہ ہے کہ جبل السراج کے سارے کے سارے درخت جنوب کی طرف جھکے نظر آتے ہیں۔ مہاجروں کو کھانے اور پکانے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ وہ وقت گزارنے کے لئے سارا دن مختلف ٹولیوں میں فوجی قواعد کرتے رہتے لیکن چونکہ لحاف کسی کے پاس بھی نہیں تھا لہذا رات کی سردی سوہانِ روح بن گئی۔ موسم سرما بتدریج قریب آتا جا رہا تھا۔ جبل السراج سطح بحر سے سات ہزار فٹ بلند ہے۔ جاڑوں میں وہاں بڑی برف پڑتی ہے اور مہاجرین کو برفانی موسم کا غم کھائے جا رہا تھا۔

بظاہر مہاجرین کی بڑی تعداد جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر افغانستان پہنچی تھی اس لئے انہوں نے جبل السراج پہنچتے ہی مطالبہ شروع کر دیا کہ ہمارے لئے اسلحہ بہم پہنچایا جائے اور ہمیں فوج میں بھرتی کیا جائے تاکہ ہم ہندوستان پر حملہ کر سکیں۔ اسوقت تک حکومتِ افغانستان معاہدۂ راولپنڈی پر دستخط کر چکی تھی اور انگریز کے بارے میں اس کا نظریہ ویسا نہیں رہا تھا جیسا ۱۹۱۹ء کے آخر یا ۱۹۲۰ء کے آغاز میں تھا۔ حکومت کے وسائل بھی اتنے نہ تھے کہ وہ ایک لاکھ مہاجروں کو فوج میں بھرتی کر کے ان کے اخراجات کی کفیل بنتی اور ان کے لئے رائفلیں اور دوسرے ضروری سامان مہیا کرتی۔ یہ حالات دیکھ کر مہاجروں کا سامانِ تشنہ ہرن ہوگیا [illegible]

اور مولانا [illegible]

اور انکی تحریک کو ایک سیاسی غلطی قرار دیا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہندوستانی لیڈروں نے نہایت جلدبازی کا مظاہرہ کرکے قافلوں کے قافلے کابل بھیجنا شروع کر دیئے۔ انہیں اتنے بڑے اقدام سے پہلے ایک وفد بھیجکر معلوم کر لینا چاہیئے تھا کہ افغانستان کتنے مہاجرین کا بوجھ برداشت کر سکتا ہے اور خود انگریز سے کوئی لڑائی لڑنے پر آمادہ بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ باوجودیکہ مہاجرین میں مولانا عبید اللہ سندھی، خان عبدالغفار خان، اقبال شیدائی، میاں عبدالباری عزیز ہندی، اسلم خان بلوچ، رسالدار رکن الدین، قاضی عبدالولی، ظفر حسن ایبک، ارباب صفا خان، ڈاکٹر نور الحق، رئیس احمد شاہ، اللہ نواز خان ملتانی، حکیم محمد اسلم پشاوری، سید علی عباس بخاری، فضل الٰہی قربان، داد منصور، قاضی محمود سنجری، قاضی گل احمد، میر رحمت اللہ ہمایوں اور ڈاکٹر نور محمد سندھی جیسے سمجھدار افراد بھی موجود تھے لیکن سب کے سب بے سوچے سمجھے افغانستان پہنچ گئے۔ جہاں کے حالات ان سب کے لئے سخت موجب حیرت تھے۔" (۱۳ مئی ۱۹۷۱ء)

(۲) جرمنی میں چرچ کی ابتر حالت

محترم ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور نے لندن کے مشہور رسالہ "ezake ...." کا مضمون بھجوایا ہے جسے ہم ملک صاحب کے شکریہ کے ساتھ اصل بلا ترجمہ

شائع اشاعت کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ انسانی منصوبہ نہیں بلکہ خدائی تقدیر کام کرتی نظر آتی ہے۔ دنیا بھر میں ایک ہوا چل رہی ہے جو توحید کی تائید میں ہے، شرک اور بت پرستی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مسیحی بھائیوں کو قرآن مجید کے حقائق اور اسلام کی توحید سے آگاہ کرے۔

(۳) افغانستان میں یہودی

اخویم مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب انچارج مشنری احمدیہ مسلم مشن زیورک (جرمنی) تحریر فرماتے ہیں:-

"مخدومی و محترمی جناب ابو العطاء صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا الفرقان ہمیں پہنچتا رہتا ہے اور اسے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آپ باوجود اپنی دیگر اہم مصروفیات کے اس کا بلند معیار قائم رکھے ہوئے ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

سوئٹزرلینڈ کے مشہور ہفت روزہ ISRAELITISCHES WOCHENBLATT کے ۷ مئی ۱۹۷۱ء کے شمارہ کے ایک اقتباس کا اردو ترجمہ ذیل میں تحریر ہے شاید یہ حوالہ آپ کے لئے دلچسپی کا موجب ہو۔ یہ رسالہ اپنی اشاعت کے اکہترویں سال میں ہے۔ لکھتا ہے:-

"ایک سیاح کی رپورٹ سے جو تھوڑا عرصہ قبل افغانستان گئے معلوم ہوا کہ دارالحکومت کابل میں ۲۲ اور ہرات میں ۲۹ یہودی خاندان بستے ہیں یہ ان یہودیوں کے بقایا ہیں جو کبھی پرانی روایات کے مطابق اس شاہی مملکت میں رہتے تھے۔ قندھار، غزنی اور بلخ میں اب کوئی یہودی نہیں۔ سیاح موصوف نے اپنے سفر کے دوران اس امر کی تصدیق کی کہ افغانستان کی اسرائیل کے بارہ میں عربوں کی پالیسی سے ہمدردی کے باوجود اور اس حقیقت کے باوجود کہ قلیل مدت قبل تک اس ملک میں اسلام سے ارتداد کی سزا موت بھی ملک میں موجود تھی یہودیوں سے رواداری کا سلوک قائم ہے۔ اسکی ایک حد تک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ افغان اپنے آپکو یہود کے دس گم شدہ قبائل کی اولاد تصور کرتے ہیں۔" (صلہ)

وصـــــــــایا

مسل ۲۰۴۶۲ میں محمود احمد ولد میاں عبدالحمید صاحب قوم گل پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۴۶ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد ۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال دارالیمن ربوہ ۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم

مسل ۲۰۴۶۴ میں علم دین ولد ملک محمد صفا قوم کمبوہ پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن چک ۲۲/۷۵ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد علم دین چک ۲۲/۷۵ ڈاکخانہ سید والا ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد احمد علی چک ۲۲/۷۵ ۔ گواہ شد محمد یوسف چک ۲۲/۷۵ ضلع شیخوپورہ ۔

مسل ۲۰۴۶۵ میں خان بشیر احمد خان ولد ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب قوم ککے زئی پیشہ ... عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان واقعہ لائلپور مالیتی -/۳۰۰۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۳۰/۲۴ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد خان بشیر احمد خان ۷۱/۸ پیپلز کالونی لائلپور ۔ گواہ شد حافظ محمد ابراہیم حفیظ انچارج نصرت فضل عمر لائبریری لائلپور ۔ گواہ شد شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال حلقہ مسجد فضل لائلپور ۔

مسل ۲۰۴۶۷ میں مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۷ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد مبشر احمد کاہلوں متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۔ گواہ شد محمد احمد جلیل سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۔ گواہ شد نور الحق تنویر لیکچرر جامعہ احمدیہ ربوہ ۔

مسل ۲۰۴۶۸ میں محمد اسلم ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی

ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲۳ ۴۲/۶۱ حسب قواعد وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۴۸ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم محلہ رسول پورہ نزدیک پھاٹک سیالکوٹ لائن نارووال۔ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد عبداللہ ماجرہ سیکرٹری مال ظفروال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ +

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو

یاد رکھیں

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دواؤں کی قیمت چھ روپے	قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	زد جام عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حب مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارا اصول • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ	زرینہ اولاد گولیاں انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ اور بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ	معین الصحت تلی بھوک خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

الفِردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفِردوس

۸۵- انارکلی لاھور

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، ضعفِ بصارت

وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ متعدد

بڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ ساٹھ سال

سے استعمال میں ہے۔

خشک و ترقی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض

کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ

پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد

جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا

اِن تمام امراض کا بہترین علاج!

قیمت پندرہ روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۰

(طابع و ناشر:- ابو العطاء جالندھری؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

جرمنی کے کلیساؤں کی حالت

لنڈن کے مشہور رسالہ Awake نے اپنی 22 مارچ 1971ء کی اشاعت میں جو مضمون شائع کیا ہے اس کا اردو ترجمہ از جناب مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن درج ذیل ہے اصل مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ (ایڈیٹر)

جرمنی میں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں عیسائی عوام رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیساؤں کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ برلن کے بشپ کرٹ شارف صاحب نے کہا ہے کہ

''برلن اور جرمنی میں کلیساء کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی ہے۔ ان لوگوں کی تعداد جو کلیسا سے ہر سال بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے اندازوں سے بے حد زیادہ ہے''۔

چرچ سے بیزاری کے موجودہ رجحان کے متعلق 1970ء میں پادریوں کی ایک میٹنگ نے اظہار افسوس کیا ہے۔ مثلاً فرینکفورٹ کے پروفیسر ھین روزنبر برگر نے کہا:

''موجودہ زمانہ میں اس ملک میں پادریوں کے خطبات سننے کا کسی کو بھی کوئی شوق نہیں رہا ہے''

''یہ ایک حقیقت ہے کہ اتوار کی صبح کو کلیساؤں میں کوئی بھی عبادت کے لئے نہیں جاتا اور گرجاگھر بالکل خالی ہوتے ہیں''۔

اس بات کے ثبوت میں کہ گرجے اتوار کی عبادت کے وقت خالی ہوتے ہیں۔ جرمن رسالہ Stern نے فلیننبربرگ کے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے چرچوں کی اتوار کی صبح کے عبادت کے وقت کی تصاویر شائع کی ہیں ان تصاویر کے اوپر جو عنوان لگایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

''فلینز برگ شہر کے چرچوں میں پادری صاحبان خالی نشستگاھوں کو وعظ کر رہے ھیں''

ایک اور اخبار ڈسل ڈورف ھینڈل بلاٹ نے اپنے 20 جنوری 1970ء کے شمارہ میں لکھا ہے - ''جب سے کلیسیا نے دنیوی انداز اختیار کیا ہے - اس کی اخلاقی اور روحانی حیثیت ختم ھو گئی ہے اسی وجہ سے اب زیادہ سے زیادہ لوگ چرچ کو خیرباد کہہ رہے ھیں''

برلن کے دینیات کے پروفیسر Guenther Harder نے تو چرچ کے دور خاتمہ کی پیشگوئی ان الفاظ کی ہے

''ایک عظیم طوفان آرھا ہے جو ھم سے سب کچھ چھین کرلے جائیگا''

جرمنی کے کلیساؤں کے خلاف موجودہ رو کی ایک وجہ چرچ کے لئے چندہ جمع کرنے کا سسٹم بھی ہے - جرمنی میں حکومت ٹیکس کے طور چرچ کے لئے چندہ جمع کرتی ہے - اوو آجکل 1000 ملیون ڈالرز ھر سال بطور ٹیکس چرچ کے لئے عوام سے وصول کئے جاتے ھیں - چونکہ چرچوں کو حکومت سے روپیہ مل جاتا ہے اسلئے وہ اسبات کی پرواہ نہیں کرتے کہ عوام سے مضبوط تعلق قائم کریں -

چرچ میں باقاعدہ جانیوالوں میں سے 23% ھستی باریتعالی اور بائیبل پر ایمان نہیں رکھتے 51% آدم و حوا سے انکاری ھیں اور 64% حضرت مسیح کے کنواری کے بطن سے پیدا ھونیسے منکر ھیں - اور باوجود ان سب باتوں کے یہ لوگ چرچ کے باقاعدہ ممبر شمار ھوتے ھیں -

روپیہ پیسے جمع کرنیکے شوق نے اسبات کی تحقیق کی ضرورت بھی ختم کر دی ہے کہ روپیہ کہاں سے آتا ہے - اور تو اور کسبی عورتیں اور اسی قماش کے لوگوں کو بھی چرچ میں خوش آمدید کہا جاتا ہے - یہ جانتے ھوئے بھی کہ ان کے اعمال نہایت گندے ھیں -

چرچ کے خلاف ایک محاذ اس وجہ سے بھی کھولا جا چکا ہے کہ چرچ کی پوری توجہ عوام کی دولت کو لوٹنے کی طرف ہے اخبار Franfurter Rundschan نے لکھا ہے ۔

''عوام اس بات کو سخت ناپسند کرتے ھیں کہ کروڑوں ڈالر کی رقم اس بات کے لئے خرچ کی جائے کہ چرچ کی عمارت باھر سے تو خدا کی عزت کے نام پر چمکتی ھو لیکن اندر خدا عام طور پر تاریکی میں اکیلا بیٹھا ھوا ملے''

ایک اور اخبار ڈسل ڈورف ھینڈل بلاٹ نے لکھا ہے ۔

''کیا چرچ آخرت کے نام پر جو سرمایہ جمع کر رھا ہے وہ جائز ہے ؟ چرچ اپنی عظیم عمارات اور دنیادارانہ ٹھاٹھ کی وجہ سے اب ایک دنیاوی تنظیم کی شکل اختیار کر چکا ہے''

ھمبرگ کے ایک پادری صاحب Edgar Spir نے موجودہ حالات پر حال ھی میں تبصرہ کرتے ھوئے کہا ہے ۔ کہ

''غالباً ھم اس وجہ سے چرچ سے دور ھوتے جارہے ھیں کہ ھم دنیوی آرام و آسائش کی تو قدر کرتے ھیں لیکن یسوع مسیح کو بھول چکے ھیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت اب شیطان کے پالتو بچے کی شکل اختیار کر چکی ہے''

بہت لوگ اب چرچ کو چھوڑتے جارہے ھیں۔ کیونکہ وہ کسی ایسے ادارے کو خراج ادا کرنے کو تیار نہیں ھیں جس سے ان کو اتفاق نہیں ہے ۔ لیکن چرچ کی بالادستی سے بچنے کی صرف ایک ھی راہ ہے کہ وہ باقاعدہ حکومتی کاغذات میں اپنے آپ کو عیسائی مذھب سے خارج کروائیں ۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چرچ سے بھاگنے کی وجہ صرف یہی نہیں

ہے کہ چرچ کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ چرچ روحانیت سے خالی ہو چکے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مشہور دینیات کے استاد ڈورتی سوئل نے دعوی کیا ہے۔ کہ

''خداتعالی نے جو کچھ بھی ماضی میں کیا ہے۔ اس کو یاد رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جس کو ہم خدا کہتے ہیں وہ فوت ہو چکا ہے''

کیا اس قسم کی تعلیمات اور دعووں کے ہوتے ہوئے کوئی بھی عقلمند انسان عوام کو چرچ چھوڑنے کی وجہ سے مطعون کر سکتا ہے ؟

نوجوانوں میں بالخصوص اسبات کا اظہار ہوتا ہے کہ چرچ کے پاس عوام کو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق Essen شہر کے 2500 طلباء میں سے 70% نے کہا کہ انکی زندگیوں میں اتوارکی عبادت اور خطبہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایک 17 سالہ نوجوان نے کہا

''یوں محسوس ہوتا ہے گویا ہر اتوار کو ہم جنازہ میں شمولیت کے لئے جا رہے ہیں''

said that the Sunday sermon had very little influence on a persons outlook on life. Nearly 25 percent said that it was of "no importance at all." A seventeen-year-old said : "One feels like he is going to a funeral every Sunday."

("Awake" London 22, March, 1971.)

Yet the churches cherish the income, and so continue to support the highly profitable church tax.

Even some clergyman admit that is improper. Pastor Edgar Spir of Hamburg spoke about changing the church tax system, and said : "Perhaps we shrink back only because we love simple comfort under a cloack of religion more than existence as a witness for Jesus Christ. Let's face the facts, our customary Christianity is Satan's pet child."

Many have come to agree with this appraisal, and so they are leaving the churches to escape supporting financially an organization with which they do not agree. But they must go to the State office and actually declare that they are quitting the church in order to avoid paying the church tax.

It is not simply the church tax that is causing discontent with the churches. It is also the lack of spirituality in the church—an almost total failure to teach people about God and his Word. A skeptical, even hostile, attitude toward the Bible and God has come to infect the religious system in Germany.

For example, a well-known theologian, Dorothee Soelle of Cologne, claims that "to establish what God has done in the past is of no benefit," and that "this theistical fetish that is called God" is dead. Can anyone blame sincere persons when they leave a church that allows such teachings to be propagated?

Youth in particular can see that the churches have little to affer. When some Evangelical youths were surveyed they were very pointed in their observations. Seventy percent of the 2,500 students in Essen who were questioned

Guenther Harder, was even gloomior He said. "An avalanche is coming that will take away our breath."

One reason for the trouble in Germany's churches is discontent with the money-collecting system. In Germany the government collects taxes for the churches, and these have increased greatly. The government now collects nearly 1000 million dollars a year in tax money for the churches !

To keep the money flowing in, the churches are not particulars as to who their members are. For example, a survey revealed that 32 percent of Germany's church members do not believe that Adam and Eve were our ancestors, and 64 percent do not believe in the virgin birth of Jesus. Yet they are all accepted as good churh members because they pay their taxes !

Even prostitutes and other wno earn money in dubios ways are welcomed as church members. "Our church functions so well," scoffed a young Catholic clergyman, "that we can get along without the founder, but not without the company capital."

There is now growing opposition to the churches because of their concern for money and material things. The *Frankfurter Rundschau* noted that people object to the millions of tax dollars going "for pompous and showy buildings...... churches which outwardly sparkle to the honor of God-and within God usually sits alone in the dark."

In similar criticism, the *Duesseldorfer Handelsblatt* raised the question : "Is all that the church owns necessary in order for it to be mediator to the world beyond ? Rather, it has the appearance with its administrative buildings and bureaucracy to be developing into a worldly economically oriented concern with an ever expanding financial basis."

Germany's Churches in Trouble

By 'Awake!' correspondent in Germany

Each year now tens of thousands of persons are quitting both the Protestant and Roman Catholic churches in Germany. The Bishop of Berlin-Brandenburg, Kurt Scharf, observed : "The situation of the church in Germany and West Berlin has become more critical. The number of those leaving the church is greater than was expected."

Comments on this trend were made at the 49th Meeting for German Pastors in Darmstadt in September 1970. For example, Frankfurt Professor Hans Rausenhenberger noted : "At the present time in this country there is no impellig desire to listen to a sermon."

It is true. On Sunday mornings churches are practically empty, especially in the cities Illustrating this fact, the German magazine *Stern* ran pictures of Sunday morning Evangelical and Roman Catholic church services in the city in the city of Flensburg. Its report was entitled : "In the Flensburger Churches the Ministers Preach to Nearly Empty Pews."

Rather than considering the trend temporary and reversible, the *Duesseldorfer Handelsblatt* observed in its January 20, 1970, issue : Since the church itself has continually grown more worldly, it should not be surprised if for many, its moral platform appears shaken. More will leave the church, and the number of those attending church will continue to decrease."

The forecast of a professor of theology from Berlin,

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
Peach Jam
HOT KETCHUP
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور

قوت
SAFE

تاریخی لندن تا سڈنی
ریلی جیتنے والا
۱۷۲۵ سی سی کا طاقتور انجن

باحفاظت
POWER

پاور ڈسک بریک • زیادہ مضبوط اور محفوظ ونڈاسکرین
چار حفاظتی پٹیاں • کولیپسیبل اسٹیرنگ کالم
دروازوں میں جھٹکے سے نہ کھلنے والے قفل
بچوں کی حفاظت کے لئے خاص قفل
گدی دار ڈیش بورڈ • خطرے کی روشنیاں
الگ سائڈ لیمپ کے علاوہ
مزید (بلا اضافی قیمت) بے مثال خوبیوں سے آراستہ

مکمل طور پر خود کار - بوگ وارنر ٹرانسمیشن

SUNBEAM

1725 c.c. AUTOMATIC

قدر و قیمت میں سن بیم ۱۷۲۵ سی سی آٹومیٹک کا کوئی مقابل نہیں

چیلنج

اگر سن بیم کی قیمت پر ایسی خوبیوں والی
کار کہیں ملے
تو اُسے ہم خود آپ کے لئے خرید یں گے۔

کرائسلر (یو کے) لمیٹڈ

مزید تفصیلات کے لئے رجوع فرمائیے :-

شاہنواز لمیٹڈ

وکٹوریہ روڈ کراچی - فون :- ۷۰۰۷۹ - ۷۱۵۰۶
۸۳ - شاہراہ قائداعظم، لاہور - فون :- ۶۳۱۷۱-۲
۳۲۶ - بی، پشاور روڈ - راولپنڈی - فون :- ۶۲۹۱۷
۱۷ - مال روڈ - پشاور چھاؤنی - فون :- ۳۱۷۶
پی - او بکس ۱۴۰ - کوئٹہ

adcom A1770

July 1971 printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.